سے کام ہے گھر کے افراد کو زبردستی آپ کا ترجمہ قرآن سناتی ہے۔ اگرچہ تعلیم یافتہ ہے لیکن خیالات کے اعتبار سے وہ موجودہ زمانہ کی لڑکی نہیں رہی۔ لباس سادہ اور سفید پہننے لگی ہے۔ جس دن دل چاہے روزہ رکھ لیتی ہے۔ میں اس کے اِس طرز سے نہایت پریشان ہوں۔ رشتہ داروں میں جو سنتا ہے وہ اس لیے رشتہ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا کہ دن رات وعظ کون سنے۔ پرسوں میری خالہ آئی تھیں اُن کو بھی یہی نصیحت کرنے لگیں۔ چند کتابیں اور ایک کیلنڈر آپ کے ہاں کا انہیں دے ہی دیا۔ کل اتوار تھا۔ ہم لوگ سیر کے لیے گئے تھے۔ اس سے بہت کہا لیکن وہ نہ گئی۔ بالکل ولیوں کی زندگی بسر کرنے کے لیے اس ماحول میں گنجائش آخر کس طرح پیدا کی جائے۔ نہ تو اس کی شادی اس طرح ہو سکتی ہے اور نہ اس کے خیالات بدلنا میرے یا کسی کے بس میں ہے۔ اگر اس سے کچھ کہا سنا جائے تو وہ رنجیدہ ہو جاتی ہے۔ بتائیے میں کیا کروں؟

جواب:۔ اس معاملے میں میں خود بھی بے بس ہوں۔ آپ اپنے طور پر ہی کوشش کریں کہ آپ کی ہمشیرہ اسلام سے توبہ کریں۔

تدوینِ قانون میں اکثریت کے مسلک کا لحاظ

سوال:۔ آپ نے غالباً کہیں لکھا ہے یا کہا ہے کہ ملک میں فقہی مسلک کے لحاظ سے جن لوگوں کی اکثریت ہوگی، قوانین انہی کے فیصلوں کے مطابق بنائے جائیں گے اور قلیل گروہوں (مثلاً پاکستان میں احناف کے بالمقابل شافعیہ، اہل حدیث اور شیعہ وغیرہ) کے لیے پرسنل لا کی گنجائش رکھی جائے گی۔ اگر آپ کا خیال یہی ہے تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اکثریت اپنے مخصوص مسلک کے آئینہ دار قوانین بنانے کی مجاز ہوگی جو ائمہ مجتہدین کے مجتہدات پر مبنی ہوں گے، یا آپ کی مراد یہ ہے کہ اکثریت سابق مفروضات کے بجائے محض کتاب و سنت کا بے آمیز مطالعہ کرے گی اور جن نتائج پر پہنچے گی انہی کو قانونی جواز حاصل ہو جائے گا؟ پہلی صورت میں قوانین کا ماخذ کتاب و سنت کے بجائے فقہائے کرام کی کتب متداولہ ہوں گی لیکن یہ طریق شاید اسلامی حکومت کے